بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ — ۳۱ ہجرت ۱۳۴۶ ہش — ۲۰ صفر ۱۳۸۷ھ — ۳۱ مئی ۱۹۶۷ء — نمبر ۱۱۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے

اِس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی

"میں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور بھی زیادہ یہی پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جبکہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنے ہیں۔ یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی۔ اس لئے اب سب کتابیں چھوڑ دو۔ اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی رات دن جھکا رہے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کریں۔ بڑے تاسف کا مقام ہے کہ قرآن کریم کا وہ اعتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۲۲)

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۳۰ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

— ربوہ ۳۰ مئی۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو ٹانگ میں ہپاڈ کی تکلیف میں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے لیکن معدہ کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ملتان (بذریعہ ڈاک) مکرم عبدالرحیم احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ ملتان نے اطلاع دی ہے۔ کہ ان کے والد محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان کو ایک ہفتہ قبل دل کا دورہ پڑا تھا اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہت افاقہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے نئی زندگی بخشی ہے۔ تاہم ابھی نشتر ہسپتال میں داخل ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ مولا کریم اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

نیز مکرم عبدالرحیم احمد صاحب کی والدہ صاحبہ بھی گزشتہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

— لاہور (بذریعہ ڈاک) مکرم حکیم نور علی صاحب لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ ان کی چھوٹی بہن عزیزہ بشرہ خانم بعارضہ درد گردہ ان دنوں کوئٹہ میں شدید بیمار ہیں۔ اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ نیز وہ خود بھی بعارضہ قلب ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی دعا کریں۔

انکم ٹیکس ادا کرنیوالے احباب کے لئے ضروری یاد دہانی

عطیہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کو سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے زیر آرڈر S.R.O. 260 (K) 66 مجریہ گزٹ آف پاکستان مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۶۶ء انکم ٹیکس ایکٹ ۱۹۲۲ کی دفعہ 15 D کے تحت انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

جو احباب ۳۰ جون ۱۹۶۷ء سے پہلے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی کر دیں گے۔ ان کو اس سال میں ٹیکس کی رعایت مل جائیگی۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ فاؤنڈیشن کے وعدہ جات ۳۰ جون سے قبل ادا فرما کر اس رعایت سے استفادہ فرمائیں۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۶۷ء

روحانی انقلاب کس طرح برپا ہو سکتا ہے؟

جس طرح آج تمام اسلامی ممالک مغربی بڑی اقوام کے نرغہ میں آئے ہوئے ہیں۔ اسی طرح اسلام مغربی تہذیب کے گھیرے میں پھنسا ہوا ہے۔ چنانچہ یہ ہمارے دانشوروں کو بھی محسوس ہو رہا ہے۔ پچھلے دنوں مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے زیر اہتمام ایک مجلس مذاکرہ لاہور میں منعقد ہوئی ہے۔ . . . .

اخبارات میں جو رپورٹیں اس کے متعلق شائع ہوئی ہیں ان کے مطابق اس مجلس میں اس بات پر بڑا زور دیا گیا ہے کہ پاکستانی مسلمان مغربی ثقافت سے سخت مرعوب ہیں۔ اور یہ سب سے بڑی لعنت ہے۔ اور یہ رائے ظاہر کی گئی کہ

"اگر پاکستانی مسلمان اس ثقافت سے اسی طرح مرعوب رہے اور اس کی نقالی میں وہی کوشش کرتے رہے، جو آج کی جا رہی ہے تو مسلمان قوم کمزور ہو جائے گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر اس ثقافتی اظہار کو یک قلم ترک کر دیں۔ جو غیر اسلامی ہو اور اپنی زندگی کو اسلام کے بتائے ہوئے خطوط پر قائم کریں۔" (شہاب ۲۱ مئی ۱۹۶۷ء صا)

اس پر ہفت روزہ شہاب تنقید کرتے ہوئے رقمطراز ہے۔

"مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کے اس جلسے کی اخباری رپورٹ کا لفظ لفظ پڑھنے کے بعد بھی تاثر ہوا کہ اس جلسے میں بڑے بڑے دانشوروں اور قائدین فکر نے بھی مسلمانوں کی ثقافت کو صرف موضوع بحث بنایا ہے، اور اس کے متعلق اپنی نیک تمناؤں کا اظہار فرمانے پر ہی اکتفا کیا ہے۔ آج سے چند برس پہلے یہ بات غنیمت سمجھی جاتی اور اس کی داد بھی دی جاتی کہ چلئے ان حضرات کی زبان پر اسلام کا نام تو آیا۔ لیکن اب تو اسلام دانشور ہوں یا عامی سب کا تکیہ کلام بن چکا ہے۔ اس لئے قائدین فکر سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس پر مزید سنجیدگی سے غور فرمائیں گے۔ اور غیر اسلامی یا خلاف اسلام حرکات و اعمال کا تجزیہ فرمانے کے بعد غور کریں گے۔ کہ یہ اسلام کے نام پر ملک حاصل کرنے اسلام اسلام کی رٹ دن رات لگانے اور ہر بات کے لئے اسلام کا نام لینے والا معاشرہ آخر کن محرکات کی بناء پر عملاً غیر اسلامی یا خلاف اسلام اعمال و افعال کا مرتکب ہو رہا ہے۔ (ایضاً)

اس کے بعد شہاب نے ان بڑی بڑی برائیوں کی نشاندہی کرائی ہے۔ جو مغرب کی تقلید میں یہاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور پھر ان کی اصلاح کے لئے تجاویز کی طرف توجہ دلائی۔ اور بتایا ہے کہ کس طرح ان برائیوں کو مٹایا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے شہاب نے بعض باتوں پر سوالات کے رنگ میں غور کرنے کے لئے مشورہ دیا ہے اور فرمایا ہے۔

"ہم اپنے ارباب فکر سے گزارش کریں گے کہ وہ ثقافت کے ان تمام مظاہر پر مجموعی طور پر غور فرمائیں۔ اور ان مظاہر کے محرکات کا کھوج لگائیں۔ مثلاً اس بات پر غور کیا جائے۔

۱۔ کیا موجودہ طریق تعلیم اور نصاب تعلیم ہماری آنے والی نسل کے ذہن میں اسلامی اقدار سے محبت اور غیر اسلامی یا خلاف اسلام اقدار کے خلاف نفرت کو راسخ کر سکے گا؟

۲۔ وہ لٹریچر جو ہمارے بازاروں میں طوفان کی طرح امڈا ہوا ہے۔ اسلامی اقدار کو ہمارے ذہن نشین کرے گا

۳۔ ہمارے زعماء کے طریق بود و ماند اور مہمالاً سے ٹیوں کی دلچسپیاں اور ان کے اشغال ان لوگوں کے دلوں میں اسلام کی عظمت کو ثبت کریں گے۔

واضح رہے کہ ہمارے نوجوان انگلستان اور امریکہ سے زیادہ اپنے زعماء کی نقل کرتے ہیں۔

۴۔ انگریزی فلموں کے اثرات نوجوان ذہن پر کیا مرتب ہوں گے؟ . . . . . .

اگر ہم حقیقی معنوں میں اسلام کو کسی قابل سمجھتے ہیں، اور اسے محض تالیاں وصول کرنے یا اپنی نیک فہمی اور نیک گوئی کے ڈھنڈورے کے طور پر استعمال نہیں کرنا چاہتے۔ تو ہمیں ان سوالات پر پوری سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا ہوگا۔ اور پوری سچائی کے ساتھ ان سوالات کا جواب سمجھ کر ان سوالات کے محرکات کو دور کرنے کے عملی طریقے اختیار کرنے ہوں گے۔"

(شہاب ۲۱ مئی ۱۹۶۷ء صا۲)

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ان باتوں پر غور کرنا ضروری ہے لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا طریق تعلیم بدلنے اور پابندیاں لگانے سے وہ روحانی انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ جو اپنے اندر ایسی فعالیت رکھتا ہے کہ تمام معاشرہ کی ہیئت کذائی کو بدل کر رکھ دے۔ ہمیں اس بات کو بھولنا نہیں چاہیئے کہ اسلامی معاشرہ محض ظاہری تبدیلیوں سے پیدا نہیں ہو سکتا۔ انسانی فطرت ایسی ہے کہ وہ قانون میں رخنے پیدا کر لیتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ

یعنی انسانی نفس کا جھکاؤ برائیوں کی طرف ہوتا ہے۔ انسان سہل انگاری برتتا ہے اور لذت انگیزی کی طرف جلد راغب ہو جاتا ہے۔ اس لئے روحانی انقلاب اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک ان اسلامی نظریات پر خلوص دل سے ایمان نہ لایا جائے۔ (باقی)

حدیث النبی ﷺ

حیوانات سے ہمدردی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُفِرَ لِامْرَاَۃٍ مُوْمِسَۃٍ مَرَّتْ بِکَلْبٍ عَلٰی رَاْسِ رَکِیٍّ یَلْهَثُ قَدْ کَادَ یَقْتُلُہُ الْعَطَشُ فَنَزَعَتْ خُفَّهَا فَاَوْثَقَتْہُ بِخِمَارِهَا فَنَزَعَتْ لَہٗ مِنَ الْمَاءِ فَغُفِرَ لَهَا بِذٰلِکَ

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک زانیہ عورت (صرف اس بات پر) بخش دی گئی کہ اس کا گزر (ایک مرتبہ) کسی کتے پر ہوا۔ جو ایک کنوئیں کے کنارے پر بیٹھا ہوا منہ سے ہانپ رہا تھا اور قریب تھا کہ اسے پیاس مار ڈالے۔ مگر اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اس کو اپنے دوپٹے سے باندھا اور اس کے لئے (کنوئیں) سے پانی نکالا۔ چنانچہ اسی بات پر وہ بخش دی گئی۔ (بخاری کتاب بدء الخلق)

قطعہ

خوشا وہ رات کا پچھلا پہر جب
تو ہوتا ہے زمیں پر جلوہ افروز
خوش آتی ہے تجھے خاموشیٔ شب
پسند آتا نہیں ہنگامۂ روز

سعید احمد اعجاز

خلیفہ کا مقام اور اس کی اہمیت

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی تحریرات کی روشنی میں

(مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم۔اے، ایم او ایل انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

انبیاء علیہم السلام کی بعثت ایسے وقت میں ہوتی ہے جبکہ دنیا میں ظلمت اور تاریکی کا دور دورہ ہوتا ہے اور ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کی کیفیت ہوتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے طفیل اللہ تعالیٰ ان ظلمتوں اور اندھیروں کو اپنے نور کے ذریعہ زائل کرتا ہے اور ایمان لانے والی اور عمل صالح کرنے والی جماعتیں کھڑی کر دیتا ہے۔ نورِ نبوت کے فیضان کو امت میں لمبے عرصہ تک ممتد کرنے کے لئے ان ایمان دار اور عمل صالح کرنے والے لوگوں میں خلافت کا سلسلہ جاری فرماتا ہے۔ ہمارے اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کے احیاء اور شریعتِ اسلامیہ کے قیام کی غرض سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کی وفات کے بعد جماعت میں اپنی قدرتِ ثانیہ کا ظہور فرماتے ہوئے سلسلۂ خلافت کو قائم فرمایا۔

جماعتِ احمدیہ میں سب سے پہلی خلافت ۲۷ رمئی ۱۹۰۸ء کو قائم ہوئی۔ چنانچہ اسی وجہ سے ہر سال ۲۷ رمئی کو یومِ خلافت منایا جاتا ہے تاکہ اس موقعہ پر خلافت کی اہمیت اور خلیفہ کے مقام کی اہمیت جماعت کے افراد پر واضح کی جایا کرے۔ پس ذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ کے ارشادِ خداوندی کے تحت ذیل میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریرات "خلیفہ کے مقام اور اس کی اہمیت" کے بارے میں پیش کی جاتی ہیں تاکہ احباب جماعت ان ارشادات کی روشنی میں اللہ تعالیٰ کی نعمتِ خلافت کی قدر کریں اور وَلَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ کے مطابق اس نعمت کو اپنے اندر دیر تک جاری رکھنے کا موجب ہوں۔

۱۔ خلافت کی اطاعت سے ہی الٰہی نصرت ملتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ خلافت کی اطاعت کی طرف جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"........ وہی خدا جو اس وقت فوجوں کے ساتھ تائید کے لئے آیا آج میری مدد پر ہے اور اگر آج تم خلافت کی اطاعت کے نکتہ کو سمجھو تو تمہاری مدد کو بھی آئے گا۔ نصرت ہمیشہ اطاعت سے ملتی ہے جب تک خلافت قائم رہے نظامی اطاعت پر، اور جب خلافت مٹ جائے انفرادی اطاعت پر ایمان کی بنیاد ہوتی ہے۔"

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

۲۔ خلافت کی اطاعت سے باہر ہونے والا نبی کی اطاعت سے باہر ہو جاتا ہے۔

حضور فرماتے ہیں:۔

"بے شک میں نبی نہیں ہوں لیکن میں نبوت کے قدموں پر اور اس کی جگہ پر کھڑا ہوں ہر وہ شخص جو میری اطاعت سے باہر ہوتا ہے وہ یقیناً نبی کی اطاعت سے باہر ہوتا ہے۔ .... میری اطاعت اور فرمانبرداری میں خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری ہے۔"

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

۳۔ اطاعتِ رسول خلافت سے ہی ہوتی ہے

فرمایا:۔

"اطاعتِ رسول بھی جس کا اس آیت میں ذکر ہے خلیفہ کے بغیر نہیں ہو سکتی کیونکہ رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے رشتہ میں پرو دیا جائے یوں تو صحابہؓ بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آجکل کے مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں صحابہؓ بھی حج کرتے تھے اور آجکل کے مسلمان بھی حج کرتے ہیں۔ پھر صحابہؓ اور آجکل کے مسلمانوں میں فرق کیا ہے؟ یہی کہ صحابہؓ میں ایک نظام کا تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی روح حدِ کمال تک پہنچی ہوئی تھی چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم انہیں جب بھی کوئی حکم دیتے صحابہؓ اسی وقت اس پر عمل کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے لیکن یہ اطاعت کی روح آجکل کے مسلمانوں میں نہیں ...... کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ پس جب خلافت ہوگی اطاعتِ رسول بھی ہوگی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ نور صفحہ ۳۶۹)

۴۔ ہر قسم کی فضیلت امام کی اطاعت میں ہے

حضور رضی اللہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو ایمان کسی خاص چیز کا نام نہیں بلکہ ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے۔ ...... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں، ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ خدا کے حضور اس کے ان دعووں کی کوئی قیمت نہیں ہوگی جب تک وہ اس شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانہ میں اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ جب تک جماعت کا ہر شخص پاگلوں کی طرح اس کی اطاعت نہیں کرتا اور جب تک اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لمحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل ۱۵ نومبر ۱۹۴۶ء)

۵۔ خلفاء ہی قربِ الٰہی کے حصول میں ممد ہیں

حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"انبیاء اور خلفاء اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول میں ممد ہوتے ہیں جیسے کمزور آدمی پہاڑ کی چڑھائی پر نہیں چڑھ سکتا تو سونٹے یا کھڈ سٹک کا سہارا لے کر چڑھتا ہے اسی طرح انبیاء اور خلفاء لوگوں کے لئے سہارے ہیں، وہ دیواریں نہیں جنہوں نے الٰہی قرب کے راستوں کو روک رکھا ہے بلکہ وہ سونٹے اور سہارے ہیں جن کی مدد سے کمزور آدمی بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔"

(الفضل ۱۱ ستمبر ۱۹۳۷ء)

۶۔ دین کی صحیح تشریح اور وضاحت خلفاء ہی کرتے ہیں

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"خلفاء کے ذریعہ سنن اور طریقے قائم کئے جاتے ہیں ورنہ احکام تو انبیاء پر نازل ہو چکے ہوتے ہیں۔ خلفاء دین کی تشریح اور وضاحت کرتے ہیں اور مغلق امور کو کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں اور ایسی راہیں بتاتے ہیں جن پر چل کر اسلام کی ترقی ہوتی ہے۔"

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

۷۔ اقامتِ صلوٰۃ خلیفہ کے ذریعہ ہی ہوتی ہے

فرمایا:۔

"اقامتِ صلوٰۃ بھی اپنے صحیح معنوں میں خلافت کے بغیر نہیں ہو سکتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے جس میں خطبہ پڑھا جاتا ہے اور قومی ضرورتوں کو لوگوں کے سامنے رکھا جاتا ہے۔ اب اگر خلافت کا نظام نہ ہو تو قومی ضروریات کا پتہ کس طرح لگ سکتا ہے۔ مثلاً پاکستان کی جماعتوں کو کیا علم ہو سکتا ہے کہ چین اور جاپان اور دیگر ممالک میں اشاعتِ اسلام کے سلسلہ میں کیا ہو رہا ہے اور اسلام ان سے کن قربانیوں کا مطالبہ کر رہا ہے۔ اگر ایک مرکز ہوگا اور ایک خلیفہ ہوگا جو تمام مسلمانوں کے نزدیک واجب الاطاعت ہو گا تو اسے تمام اکنافِ عالم سے رپورٹیں پہنچتی رہیں گی کہ یہاں یہ ہو رہا ہے اور وہاں وہ ہو رہا ہے اور اس طرح وہ لوگوں کو بتا سکے گا کہ آج فلاں قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے اور آج فلاں قسم کی خدمات

کے لئے آپ کو پیش کرنے کی حاجت ہے...... مگر جب خلافت کا نظام نہ ہو تو انفرادی رنگ میں کسی کو قومی ضرورتوں کا کیا علم ہو سکتا ہے۔“

(تفسیر کبیر۔ سورہ نور صفحہ ۳۶۸)

۸۔ تمام برکات خلیفۂ وقت سے تعلق کے نتیجہ میں مل سکتی ہیں

سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

”جب تک بار بار ہم سے مشورے نہیں لیں گے اس وقت تک ان کے کام میں کبھی برکت پیدا نہیں ہو سکتی آخر خدا نے ان کے ہاتھ میں سلسلہ کی باگ نہیں دی میرے ہاتھ میں سلسلہ کی باگ دی ہے۔ انہیں خدا نے خلیفہ نہیں بنایا مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور جب خدا نے اپنی مرضی بتانی ہوتی ہے تو مجھے بتاتا ہے انہیں نہیں بتاتا۔ پس تم مرکز سے الگ ہو کر کیا کر سکتے ہو۔ جس کو خدا اپنی مرضی بتاتا ہے، جس پر خدا اپنے الہام نازل فرماتا ہے، جس کو خدا نے اس جماعت کا خلیفہ اور امام بنا دیا ہے اس سے مشورہ اور ہدایت حاصل کر کے تم کام کر سکتے ہو۔ اس سے جتنا تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہوگی ---------

------ وہی شخص سلسلہ کا مفید کام کر سکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے۔ اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپکو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا کام بھی نہیں کر سکے گا جتنا بکری کا بکروٹہ کر سکتا ہے۔“

(الفضل ۲۰۔ نومبر ۱۹۴۶ء)

۹۔ خلیفۂ وقت کی موجودگی میں کسی آزادانہ تدبیر اور مظاہرہ کی ضرورت نہیں

حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

”اگر ایک امام اور خلیفہ کی موجودگی میں انسان یہ سمجھے کہ ہمارے لئے کسی آزاد تدبیر اور مظاہرہ کی ضرورت ہے تو پھر خلیفہ کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ امام اور خلیفہ کی ضرورت یہی ہے کہ ہر قدم جو مومن اٹھاتا ہے اس کے پیچھے اٹھاتا ہے، اپنی مرضی اور خواہشات کو اس کی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتا ہے، اپنی تدبیروں کو اس کی تدبیروں کے تابع کرتا ہے، اپنے ارادوں کو اس کے ارادوں کے تابع کرتا ہے، اپنی آرزوؤں کو اس کی آرزوؤں کے تابع کرتا ہے اور اپنے سامانوں کو اس کے سامانوں کے تابع کرتا ہے۔ اگر اس مقام پر مومن کھڑے ہو جائیں تو ان کے لئے کامیابی اور فتح یقینی ہے۔“

(خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

۱۰۔ خلیفۂ وقت کی سکیم کے سوا اور کوئی سکیم قابلِ عمل نہیں ہونی چاہیئے۔

حضور رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

”خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔“

(خطبہ جمعہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء مندرجہ الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

”..... جس پالیسی کو خلفاء پیش کریں گے ہم اُسے ہی کامیاب بنائیں گے اور جو پالیسی ان کے خلاف ہوگی اسے ناکام کریں گے۔ پس اگر کوئی مبائع اور مومن کوئی اور طریق اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم اسے ناکام کریں گے.. ... صرف خلیفہ کی پالیسی کو ہی کامیاب کریں گے۔“

(خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۷ء)

نیز فرماتے ہیں:۔

”دین کے ایک معنی سیاست اور حکومت کے بھی ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے سچے خلفاء کی اللہ تعالےٰ نے یہ علامت بتائی ہے کہ جس سیاست اور پالیسی کو وہ چلائیں گے اللہ تعالےٰ اسے دنیا میں قائم فرمائے گا۔“

(تفسیر کبیر۔ سورہ نور صفحہ ۳۷۶)

(باقی)

(بہ شکریہ ماہنامہ الفرقان)

نہیں یہ ممکن کوئی جہاں کو ہماری ہستی مٹا کے دیکھے

(محترم عبدالمنان صاحب ناہید)

نہیں یہ ممکن کوئی جہاں کو ہماری ہستی مٹا کے دیکھے
اگر کسی کو یہ شوق ہو تو وہ شوق سے آزما کے دیکھے

اثر لیا ہے اگر کسی نے ہمارے دشمن کی بات سُن کر
ہے اُس پہ لازم ہماری حالت ہماری محفل میں آ کے دیکھے

رسا نہ ہوتے ہوں جس کے نالے دعا نہ ہو مستجاب جس کی
وہ ارضِ ربوہ کی تجربہ گاہ میں انہیں آزما کے دیکھے

جو اپنے مرکز سے اپنی بدقسمتی سے خود آپ کٹ گیا ہو
کبھی مرے سامنے تو آئے نظر نظر سے ملا کے دیکھے

پتنگ جو کٹ گئی فضا میں سنبھلتی کب ہے اڑان اس کی
ہوا کے رحم و کرم پہ ہے وہ اُڑا کے دیکھے گرا کے دیکھے

ہجومِ فکر و پریشاں حالی، ہزار آلام زندگی کے
پیامِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ کو دلوں سے ہم نے بھلا کے دیکھے

وہ ایک تمکینِ دیں کا رستہ وہ ایک تسکینِ قلب کی راہ
بجز تیرِ دامنِ خلافت کہیں تو کوئی دکھا کے دیکھے

..... تیری یاد کام آئی

(محترم مبشر احمد صاحب راجیکی)

وہ اسیرِ خود پسندی وہ رہینِ خود ستائی
اُنہیں کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسمِ آشنائی

وہی بندِ چشم و دل ہے وہی قیدِ آب و گل ہے
کوئی چارۂ اسیری کوئی مژدۂ رہائی

مجھے فکر ہے بدل دے نہ آئینِ کارواں کو
یہ جنوں کی تیز گامی یہ خرد کی لبستہ پائی

میری آرزو کے مرکز میری جستجو کے محور
وہی محفلِ شبانہ وہی شانِ دلربائی

مَیں تو اہلِ کارواں سے کئی منزلیں تھا پیچھے
تیری یاد کا بھلا ہو تیری یاد کام آئی

تری پردہ پوشیوں سے مرے دن گزر رہے ہیں
نہ قبا ہے بندگی کی نہ لباسِ پارسائی

اِسی حال میں کٹی ہے شبِ زندگی مبشر
کبھی لذتِ حضوری کبھی کلفتِ جدائی

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

از مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب چیف انچارج ہسپتال امراض سینہ انگلستان

الفضل سے حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحبؓ کی وفات کی اطلاع ملی۔ بہت صدمہ ہوا۔

مرحوم میرے بہت ہی پرانے مہربان اور نہ صرف مخلص دوست اور بڑے بھائی کی طرح شفیق تھے۔ بلکہ میرے استاد بھی تھے میں نے ۱۹۲۲ء میں میڈیکل ڈگری لینے کے بعد اُن سے ہی عملی کام نور ہسپتال میں سیکھا تھا۔ فجزاہ اللہ۔

ڈاکٹر صاحبؓ نہ صرف ایک سچے، قابل اور قربانی کرنے والے بے نفس ڈاکٹر تھے۔ بلکہ بہترین دوست، باپ، بھائی اور خاوند بھی تھے۔ میرے اُن سے ۱۹۲۰ء سے تعلقات تھے اور میں اپنے ۴۴ سالہ مشاہدے کی بناء پر یہ بات لکھ رہا ہوں آپ نہایت ہی خشیت اللہ رکھنے والے ہمدرد اور جانثار بزرگ تھے ہزاروں ایسے مریضوں کا علاج کیا جن سے کبھی فیس نہ لی۔ سلسلہ کے لئے بھی بہت درد مند دل رکھتے تھے مالی قربانی اس حد تک کرتے کہ گھر میں تنگی ہو جاتی مگر آپ کی بیگم صاحبہ کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لاتیں نہایت سلیقہ شعاری کے ساتھ گھر کا معمول جاری رکھتیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے رجی کی طبی خدمت کا آپ کو ۲۴ سال تک شرف حاصل رہا) عاشق تھے۔ ہر طرح کی احتیاط علاج میں کرکے پھر دعا میں لگ جاتے۔ حضورؓ کی طبیعت بہت حساس تھی۔ اور بڑی احتیاط سے علاج کرنا پڑتا تھا مگر کبھی بھی بفضل خدا کوئی ایسی غلطی نہ کی جس سے حضورؓ کو کوئی تکلیف ہوئی ہو۔ الحمد للہ۔

خاندان حضرت مسیح موعود کے بھی عاشق اور خادم تھے طبی خدمت تو سپرد تھی ہی اور بھی ہر طرح ان کی خدمت کرتے مشورے دیتے اور ان کے لئے دعائیں کرتے تھے حضرت ڈاکٹر صاحب نور ہسپتال کے انچارج بھی تھے جس سے احمدی دوستوں کے علاوہ کثرت سے غیر احمدی بلکہ غیر مسلم خصوصاً علاقہ کے سکھ فائدہ اٹھاتے تھے آپکو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ علاقہ میں سکھوں کی اکثریت تھی اور ڈاکٹر صاحبؓ کو اس امر کا خوب احساس تھا۔ کہ علاقہ کے لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور خدمت بہت ضروری ہے۔

آپ بہت کم گو اور سادہ طبیعت تھے خوراک بھی بہت سادہ تھی طبیعت میں بناوٹ اور تکلف نام کو نہ تھا۔ بہت ملنسار اور محبت اور اخلاص کا مجسمہ تھے۔ غیر مسلموں میں تو تبلیغ کا خاص ملکہ تھا۔ انگریزی میں شعر بھی کہہ لیتے تھے ایک انگریز بیوہ کو اپنے خرچ پر ربوہ میں جلسہ سالانہ پر ٹھہرایا۔ جس سے زیرباری بھی ہو گئی مگر اسے بخوشی برداشت کیا انگلستان سہ بارہ آکر مسجد فضل لندن میں دعائیں کرنے اور نمازیں پڑھنے کی آپ کو بہت خواہش تھی۔ کئی بار خطوں میں اس کا اظہار فرماتے مگر اپنے محمودؓ سے ایاز کب الگ ہو سکتا تھا اور محمودؓ بھی ایاز کو کب جانے دیتا تھا کہ دونوں کو جدائی شاق تھی۔ آپ کی صحت کئی سال سے کمزور ہو رہی تھی مگر آخری دھکا حضرت المصلح الموعود کی وفات سے لگا اسکے علاوہ بڑھاپے میں سب سے بڑی صاحبزادی کے بیوہ ہو جانے کا بھی صدمہ تھا۔ جس پر آپ نے کافی صبر سے کام لیا۔ اللہ تعالےٰ کی رضا پر راضی رہتے اور اسکے حضور حاضر ہونے کو بخوشی تیار تھے وفات سے دو سال قبل (۱۹۶۴ء) میں خواب میں وفات کا نظارہ دیکھا اور میرے ذکر کرنے پر کہ رحلت کا وقت قریب ہے فرمایا میں بالکل تیار ہوں سُبْحَانَ اللہ یہی حقیقی مومن اور جنتی کی نشانی ہے کہ موت کا خوف نہ رہے۔ قرآن کریم کی آیات پر غور فرماتے اور بہت نادر نکات بعض دفعہ بیان فرماتے تھے جو ان کے مطہر قلب کے آئینہ دار تھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زندگی کے نادر واقعات آپ کے سینہ میں محفوظ تھے۔ کاش سلسلہ کی طرف سے اس مقدس امانت کو جماعت کے ازدیاد ایمان کے لئے محفوظ کر لیا جاتا میں لکھ چکا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے آپ کو بہت عشق تھا اور سچا عشق تھا۔ جس کی نظیر بہت کم ملتی ہے۔ صرف ایک واقعہ عرض کرکے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

حضور رضی اللہ عنہ بیماری کے ایام میں اپنا عمامہ اس طرح پر نہ باندھ سکتے تھے۔ جس طرح پر شاندار صورت صحت کے ایام میں ہوتی تھی۔ مجھے اس سے تکلیف ہوتی اور کئی دفعہ خواہش کرتا۔ کاش میں حضور کا خادم (حجام) ہوتا تو حضور کی پگڑی باندھ دیا کرتا۔ اس کا ذکر جب میں نے حضرت ڈاکٹر صاحبؓ سے کیا تو فرمایا! صحت کے وقت وہ حُسن تھا اور اب بیماری میں یہ حُسن ہے۔ اس میں ایک باریک نفسیاتی نکتہ تھا جو صرف عاشق حقیقی ہی جان سکتا ہے۔ لوگ عموماً حُسن کا ایک معیار اپنے ذہن پر قائم کرکے اپنے محبوب کو اس پر پرکھتے ہیں جو اصل میں اپنی ہی پوجا ہوتی ہے یعنی وہ اپنے ذہنی بُت کو خوش کرتے ہیں حالانکہ عشق کا اصل راز یہ ہے کہ جو محبوب کا طریق یا لباس وغیرہ ہو وہی حُسن کا اصل ماڈل ہو اُس پر ہی دوسروں کے حُسن کو جج کیا جاوے اس طرح غور و فکر و عمل کرنے والے عاشق کو اپنے محبوب کا ہر عمل یا قول، ہرکت یا لباس وغیرہ میں بھی جو دوسروں کو سل اعتراض اور خراب نظر آتا ہے۔ حسن اور خوبی ہی نظر آتی ہے۔ اور یہی عشق حقیقی اور خالص محبت ذاتیہ کا راز ہے۔

اللہ تعالےٰ کی لاکھوں کروڑوں رحمتیں اور برکتیں ہوں حضرت ڈاکٹر صاحبؓ اور ان کے محبوب آقا حضرت المصلح الموعودؓ جن کی خدمت میں آخری سانس تک رہے۔

ماہانہ رپورٹ کارگذاری مجالس خدام الاحمدیہ

ہر مجلس کی ماہانہ رپورٹ کارگذاری پندرہ تاریخ سے پہلے پہلے مرکز میں آجانی ضروری ہوتی ہے۔ تمام قائدین مجالس سے درخواست ہے کہ وہ اپنی رپورٹ مقررہ تاریخ سے قبل بھجوا کر ممنون فرمایا کریں۔

کسی مجلس کا مرکز کے ساتھ تعلق اس کی رپورٹ کارگذاری کا آنا بھی بڑا ثبوت ہوتا ہے جو مجالس رپورٹ نہیں بھجواتیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ مرکز کے ساتھ تعلق کو مضبوط بنانے کی کوشش کریں۔ اور باقاعدگی سے ہر ماہ رپورٹ بھجوایا کریں۔

اسی طرح قائدین علاقائی و اضلاع بھی اس امر کی خاص نگرانی کریں۔ کہ ان کے حلقہ کی تمام مجالس باقاعدگی سے رپورٹ بھجوایا کریں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم سید مہر علی شاہ صاحب ساکن ملود ضلع لدھیانہ حال محلہ دار البرکات ربوہ ۸۰ سال کی عمر میں بروز جمعرات بتاریخ ۶۶-۴-۲۵، ۸ بجے صبح بوجہ حادثہ قلب اچانک وفات پا گئے۔ آپ سلسلہ کے پرانے بزرگ اور مخلص احمدی تھے۔

سنہ ۱۹۰۸ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی بیعت کرکے سلسلہ میں داخل ہوئے تھے۔ ابتدائی زمانہ میں سلسلہ کی خاطر نہایت کٹھن مشکلات برداشت کیں۔ آخر ہجرت کرکے محلہ دار الفضل قادیان میں رہائش اختیار کر لی۔ سندھ میں حضرت نواب محمد عبد اللہ خان صاحبؓ کی زمینوں پر ایک عرصہ تک کام کرتے رہے۔

نماز جنازہ ۶۶-۴-۲۶ بروز جمعہ بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھائی کثیر تعداد میں دوست اس میں شامل ہوئے۔ اور اس کے بعد تدفین عمل میں آئی۔

آپ حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام و امام مسجد دار الفضل قادیان کے بڑے داماد تھے۔

احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرماوے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے اور نیکیوں میں مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

خاکسار سید ڈاکٹر محمد یوسف شاہ گوٹھ غلام رسول ضلع تھرپارکر (سندھ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

واقفین وقفِ عارضی کے نام

(قسط نمبر ۵)

۶۹۷ -	مکرم قریشی محمد حنیف صاحب قمر علوی	میرپور آزاد کشمیر
۶۹۸ -	مکرم بشیر احمد صاحب زرگر	پکا نسوآنہ جھنگ
۶۹۹ -	مکرم سید بشیر احمد صاحب	بھینی نگر ساہیوال
۷۰۰ -	مکرم چوہدری غلام رسول صاحب	چک ۲۶ جنوبی سرگودھا
۷۰۱ -	مکرم مولوی غلام محمد صاحب	عالم گڑھ گجرات
۷۰۲ -	مکرم حاجی فضل محمد صاحب	جھنگڑ حاکم والا شیخوپورہ
۷۰۳ -	مکرم محمد امیر صاحب	" " "
۷۰۴ -	مکرم حبیب احمد صاحب	آنبہ شیخوپورہ
۷۰۵ -	مکرم غلام حسین صاحب	" "
۷۰۶ -	مکرم چوہدری برکت علی صاحب	راجن پور ڈیرہ غازیخان
۷۰۷ -	مکرم علی محمد صاحب ٹیچر	بستی بزدار "
۷۰۸ -	مکرم محمد یوسف صاحب بی ایس سی	کوٹلی لوہاراں سیالکوٹ
۷۰۹ -	مکرم ہدایت اللہ صاحب	گھٹیالیاں "
۷۱۰ -	مکرم سید علی صاحب ہاشمی	چہور ۱۷۷ شیخوپورہ
۷۱۱ -	مکرم شیر محمد صاحب نمبردار	پیرکوٹ ثانی گوجرانوالہ
۷۱۲ -	مکرم محمد اسحاق صاحب	تر گڑی گوجرانوالہ
۷۱۳ -	مکرم رحیم بخش صاحب سیالکوٹی	" "
۷۱۴ -	مکرم جناب نعیم الرحمان صاحب ناصر	گلوب نمبر کارپوریشن لاہور
۷۱۵ -	مکرم مہر دریام صاحب	کھوکھر سندرانہ جھنگ
۷۱۶ -	مکرم حاجی راجہ صاحب	چاہ لڑیانہ "
۷۱۷ -	مکرم سید لال شاہ صاحب	شیخوپورہ
۷۱۸ -	مکرم ڈاکٹر ظہور الحسن صاحب	پیر الٰہی بخش کالونی کراچی
۷۱۹ -	مکرم ماسٹر حفاظت احمد صاحب	محمد آباد تھر پارکر
۷۲۰ -	مکرم ماسٹر مقبول احمد صاحب ٹیچر	محمد آباد "
۷۲۱ -	مکرم ماسٹر محمد اسلم صاحب ٹیچر	" "
۷۲۲ -	مکرم سیف الرحمان صاحب قیصرانی	احمدیہ ہوسٹل لاہور
۷۲۳ -	مکرم محمد علی صاحب	لاہور
۷۲۴ -	مکرم چوہدری مبارک علی صاحب	کوٹلی پہور
۷۲۵ -	مکرم صوفی عبد الغنی صاحب نمبردار	چک ۶۵۵ گ ب لائل پور
۷۲۶ -	مکرم خواجہ ظہور احمد صاحب	لاہور
۷۲۷ -	مکرم ہدایت اللہ خاں صاحب	مانگٹ اونچے گوجرانوالہ
۷۲۸ -	مکرم چوہدری شوکت حیات صاحب	" "
۷۲۹ -	مکرم قریشی محمد صدیق صاحب گیانی	کلاسوالہ
۷۳۰ -	مکرم برکت علی صاحب	اقبال پورہ سانگلہ ہل
۷۳۱ -	مکرم مقصود احمد صاحب	احمد آباد لائل پور
۷۳۲ -	مکرم حکیم محمد بخش صاحب	محمد پورہ لائل پور
۷۳۳ -	مکرم محمد فیروز صاحب نمبردار	ہنگلا چک ۱۵۲ شمالی
۷۳۴ -	مکرم احمد شیر صاحب جوئیہ	"
۷۳۵ -	مکرم چوہدری محمود احمد صاحب	چک ۱۲۳ جنوبی سرگودھا
۷۳۶ -	مکرم ملک محمد دین صاحب	تر گڑی گوجرانوالہ
۷۳۷ -	مکرم ملک محمد دین صاحب	کبیر والا ملتان
۷۳۸ -	مکرم رانا محمد اجمل خاں صاحب	چک ۲۶ گجرات
۷۳۹ -	مکرم قریشی فضل حق صاحب	گولبازار ربوہ
۷۴۰ -	مکرم مختار احمد صاحب	چک نمبر ۱۲ ج ب گوکھووال لائلپور
۷۴۱ -	مکرم شیخ مولا بخش صاحب	کنری میرپور
۷۴۲ -	مکرم مولوی محمد حسین صاحب	چک ۱۵ دوکھنہ ملتان

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

"ایوانِ محمود"

ایوان محمود (ہال خدام الاحمدیہ) کی تعمیر کے لئے متعدد حضرات نے ۳۱۳/- روپے یا اس سے زیادہ کے عطیہ جات عطا فرما کر مجلس کی خصوصی امداد فرمائی تھی۔

جملہ معطی حضرات کے اسمائے گرامی کی تیسری قسط بغرض دعا و اطلاع شائع کی جا رہی ہے اللہ تعالےٰ ان سب کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ جن دوستوں کے وعدہ جات ابھی قابل ادا ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ تعمیر کے آخری مراحل پر رقم کی فوری ضرورت ہے۔ لہٰذا اوّلین فرصت میں وعدہ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ معہ پتہ	مقام	رقم
۱	مکرم نوابزادہ محمد امین خان صاحب رئیس امیر جماعت احمدیہ	بنوں	۳۱۳/-
۲	مکرم ڈاکٹر طاہر احمد صاحب	بالاکوٹ	۳۱۳/-
۳	مکرم خان خلیل احمد خان صاحب (ایم۔ ای۔ ایکس)	ڈیرہ اسمٰعیل خان	۳۱۳
۴	مکرم کرنل محمد صدیق صاحب اکبر	کوہاٹ	۳۱۳/-
۵	مکرم خان خلیل احمد خان صاحب	پشاور	۳۱۳/-
۶	مکرم چوہدری غلام رسول صاحب	گنج مغلپورہ	۳۱۳/-
۷	مکرم میاں محمد شفیع صاحب جنجوعہ آئی این انشورنس	لاہور	۳۱۳/-
۸	مکرم محمد یحییٰ صاحب نیلا گنبد	لاہور	۳۱۳/-
۹	" " " منجانب بچگان	"	۳۱۳/-
۱۰	مکرم حکیم سراج دین صاحب رائد دن بھاٹی گیٹ	لاہور	۳۱۳/-
۱۱	مکرم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب	لاہور	۳۱۳/-
۱۲	محترمہ امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب	"	۳۱۳/-
۱۳	مکرم چوہدری عطاء الرحمان صاحب منجانب والد چوہدری مولا داد صاحب	"	۳۱۳/-
۱۴	مکرم محمد لطیف صاحب الکیمسٹ فیل روڈ	"	۳۱۳/-
۱۵	مکرم مرزا منور احمد صاحب	"	۳۱۳/-
۱۶	مجلس خدام الاحمدیہ انجینئرنگ یونیورسٹی	"	۳۱۳/-
۱۷	مکرم ارشاد علی خاں صاحب	"	۳۱۳/-
۱۸	مکرم مولوی عبد اللطیف صاحب	"	۳۱۳/-
۱۹	مکرم کرنل عطاء اللہ خاں صاحب سیمنٹ بلڈنگ	"	۳۱۳/-
۲۰	مکرم بابو ماسٹر داد اللہ خان صاحب سیمنٹ بلڈنگ	"	۳۱۳/-
۲۱	مکرم زبید احمد صاحب گلبرگ	"	۳۱۳/-
۲۲	مکرم چوہدری سیف اللہ صاحب شفا میڈیکو	"	۳۱۳/-
۲۳	مکرم حافظ عبد الکریم صاحب فضل مال روڈ	"	۳۱۳/-
۲۴	مکرم سید محمد احمد صاحب	"	۳۱۳/-
۲۵	مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب	"	۳۱۳/-
۲۶	مکرم میجر غلام احمد صاحب	"	۳۱۳/-

دعوتِ ولیمہ

مورخہ ۲۷ مئی کو محترم بشیر الدین صاحب بھاگلپوری نے اپنے صاحبزادہ مکرم معین الدین صاحب بھاگلپوری کی دعوت ولیمہ کا اہتمام اپنے مکان واقع محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں کیا جس میں بزرگان سلسلہ و احباب جماعت کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد احباب بھی شامل ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے دعا کرائی۔

معین الدین صاحب کی شادی حامدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب مینیجر ولیکا ملز کراچی سے بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر ہوئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

ضروری تصحیح:۔ اخبار الفضل مورخہ ۳ مئی ۱۹۶۷ء میں "معاونین ایوان محمود" کے نام شائع کئے گئے ہیں نمبر ۳۹ اور ۴۰ دونوں نام غلط چھپ گئے ہیں قارئین حضرات نوٹ فرمالیں صحیح نام حسب ذیل ہیں:۔

۳۹۔ چوہدری محمد انور صاحب ۴۰۔ ڈاکٹر غلام اللہ صاحب

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ پاکستان کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۷۲۲

میں رسول بیگم زوجہ بشیر احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی ساکن رسالپور ڈاک خانہ خاص ضلع پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

(۱) حق مہر مبلغ دو صد روپے جو بذمہ خاوند ہے۔ میرا زیور حسب ذیل ہے۔ طلائی کانٹے وزنی ۲½ تولہ مالیتی ۔/۲۷۵ روپے۔ طلائی انگوٹھی وزنی ۶ ماشے مالیتی ۴۸ روپے۔ کل مالیت ۔/۳۲۳ روپے۔

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے منظور کی جاوے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

(شرط اول ایک روپیہ)

الامۃ:۔ رسول بیگم صدر بازار رسالپور

گواہ شد:۔ بشیر احمد کوارٹر ۲۸ نیو کنٹونمنٹ کوارٹرز۔ صدر بازار۔ رسالپور

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ رسالپور

مسل نمبر ۱۸۷۲۳

میں نذیر بیگم بنت چوہدری علم الدین صاحبہ قوم گل پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۶۹ مراد۔ ڈاک خانہ ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کنٹھا طلائی پانچ تولے مالیتی ۔/۶۰۰ روپے ہے اور نقد ایک سو ساٹھ (۱۶۰) روپے حق مہر مبلغ پانچ صد روپے کل مبلغ ایک ہزار دو سو ساٹھ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی آمدنی کا ذریعہ پیدا ہو گیا۔ تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بھی صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میں اپنے والد کے پاس رہتی ہوں اور میرا شوہر مرتد ہو چکا ہے اور میں حق مہر وصول کر چکی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کے حساب میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرا دوں تو وہ اس سے منہا کر دی جائے گی۔ یعنی حصہ جائداد ۔/۲۵۲ روپے میں سے ادا شدہ رقم منہا کر دی جائے گی۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

(شرط اول ۔/۲ روپے)

الامۃ:۔ نذیر بیگم

گواہ شد:۔ علم الدین والد موصیہ

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۱۸۷۲۴ / ب

میں تاج بی بی زوجہ حکیم محمد عبد اللہ قوم بٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۰۸ء ساکن احمد نگر ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر مبلغ چار صد ۔/۴۰۰ روپے بذمہ خاوند (۲) بالیاں ۲ عدد وزنی ایک تولہ قیمتی اندازاً ۔/۱۳۰ روپے۔

میں مذکورہ جائداد حق مہر و زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی جائداد پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میری کوئی آمد ماہوار یا سالانہ نہیں۔ اگر کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو گیا تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے لئے ضروری ہوگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وصیت ۲۰/۱۲ سے نافذ فرمائی جائے۔

راقم الحروف۔ محمد صدیق بٹ انسپکٹر وصایا

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا۔ تاج بی بی اہلیہ حکیم محمد عبد اللہ صاحب

گواہ شد:۔ نور احمد علامہ۔ صدر جماعت احمدیہ احمد نگر۔

گواہ شد:۔ رفیق اللہ بٹ پسر موصیہ۔

مسل نمبر ۱۸۷۲۵

میں شریفہ بی بی بنت علم دین شہید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن دار الرحمت شرقی ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۱/۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ میں دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں ملازم ہوں۔ میری ماہوار آمد ۴۵ روپے صرف ہے۔

میں تا زیست اپنی آمد کے جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ جو میں ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

الامۃ: شریفہ بی بی (شرط اول ۔/۳ روپے)

گواہ شد:۔ جلال الدین قمر ابن علم الدین شہید برادر موصیہ

گواہ شد:۔ احمد دین ولد محمد دین محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ

مسل نمبر ۱۸۷۲۶

میں شاہدہ بنت محمد عبد اللہ مرحوم قوم احمدی پیشہ طالب علمی عمر انیس سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ فروری ۱۹۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ صرف طلائی چوڑیاں قیمتی ۔/۱۵۰ روپے ہیں۔ میرا گزارہ میری والدہ کے سر ہے۔ مجھے ماہوار جیب خرچ ۔/۱۰ روپے ملتا ہے میں جامعہ نصرت کالج میں تھرڈ ایئر کی طالبہ ہوں۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

الامۃ: شاہدہ معرفت مولوی محمد دین صاحب صدر۔ صدر انجمن احمدیہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن شاکر ولد نعمت اللہ گوہر۔ کارکن دفتر وصیت۔ ربوہ

گواہ شد:۔ عبد المجید ولد عبد الحمید صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ

مسل نمبر ۱۸۷۲۷

میں شاکرہ باسط زوجہ عبد الباسط صاحب قوم راجپوت منہاس پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۶ ٹر ڈرگ کالونی ڈاک خانہ کراچی نمبر ۲۵ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ جنوری ۱۹۶۷ء سے حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

(۱) میرا حق مہر مبلغ ساڑھے تین ہزار روپے (۔/۳۵۰۰) روپے تھا۔

(۲) میرا زیور بتفصیل ذیل ہے

۱۔ بالیاں طلائی ایک جوڑی وزن ½ تولہ۔

۲۔ چوڑیاں طلائی ایک جوڑی وزن ۲½ تولہ

جملہ وزن تین تولہ قیمت ۔/۳۶۰ روپے

اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد (حق مہر و زیورات) کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں۔ اگر کسی وقت کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی میرے ذمہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کر دہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ فقط ۹ جنوری ۱۹۶۷ء

الامۃ: شاکرہ باسط بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:۔ میجر مظفر علی ولد عبد الغنی حال عارضی ۱۶۹-۲/۶ پی ای سی ایچ ایس کراچی ۲۹۔

امتحان انصار اللہ

سہ ماہی دوم ۶۷ء

تاریخ امتحان ۱۶/۶ بعد جمعہ برائے ربوہ، ۱۸/۶/۶۷ بروز اتوار برائے بیرون جات،

نصاب معیار اول:۔

۱۔ ترجمہ قرآن مجید نصف اول پارہ ہشتم

۲۔ دعائیں: استخارہ کی اور کھانے کے بعد کی۔

نصاب معیار دوم:۔ (۱) قرآن مجید ناظرہ یا قاعدہ یسرنا القرآن سنانا۔

(۲) دعائیں زبانی۔

جملہ اراکین کرام امتحان میں شامل ہو کر اس کی برکات سے حصہ لیں معیار دوم معذورین و غیر تعلیم یافتہ احباب کے لئے ہے

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سچائی انسانی اخلاق کا ایک بنیادی حصہ ہے

انبیاء نے سچائی کو قائم کرنے پر خاص زور دیا ہے!

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سچ بولنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"سچائی ایک بڑی اہمیت رکھنے والی چیز ہے۔ انبیاء نے اس پر خاص زور دیا ہے اور انسانی اخلاق کا یہ ایک بنیادی حصہ ہے مگر آج کل سیاسی اور قومی مفاد کی خاطر جھوٹ کو جھوٹ سمجھا ہی نہیں جاتا۔ بلکہ اسے ایک نہایت ضروری چیز قرار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ جھوٹ فطرت کے خلاف ہے۔ جھوٹ اس چیز کا نام ہے کہ کان نے جو کچھ سنا ہو اس کے متعلق کہہ دیا جائے کہ میں نے نہیں سنا۔ آنکھ نے جو کچھ دیکھا ہو اس کے متعلق کہہ دیا جائے کہ میں نے نہیں دیکھا ہاتھ نے ایک چیز اٹھائی ہو لیکن انسان یہ کہہ دے کہ میرے ہاتھ نے فلاں چیز نہیں اٹھائی۔ ایک شخص کے پاؤں ایک طرف چلیں لیکن وہ کہہ دے کہ میرے پاؤں اس طرف نہیں چلے۔ گویا انسان غیر کی نہیں اپنی تردید کرتا ہے اور اس سے زیادہ فطرت کے خلاف اور کیا چیز ہوگی۔ شبہ اس چیز میں ہو سکتا ہے جس میں قیاس کا دخل ہو۔ حواس خمسہ کے افعال پر شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور حواس خمسہ کے افعال کے خلاف بات کہنے کو جھوٹ کہتے ہیں جو شخص حواس خمسہ کی تردید کرتا ہے وہ گویا اپنی زبان، ہاتھ، پاؤں، ناک اور کان کی تردید کرتا ہے اور پھر وہ اس میں سب سے زیادہ لذت محسوس کرتا ہے کہ وہ اپنے خلاف آپ گواہی دے رہا ہے ایک انسان کے ہاتھ ایک چیز کو پکڑتے ہیں اور وہ کہتا ہے میں نے فلاں چیز نہیں پکڑی۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھوں کو کہتا ہے تم نے فلاں چیز نہیں پکڑی۔ ایک چیز اس کی زبان چکھتی ہے لیکن وہ کہتا ہے میں نے فلاں چیز نہیں چکھی۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی زبان سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں چیز نہیں چکھی یا اس کے کان ایک بات سنتے ہیں اور وہ اس کا انکار کر دیتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے کانوں سے کہتا ہے کہ تم نے فلاں بات نہیں سنی۔ اب یہ کتنی مضحکہ خیز اور عجیب بات ہے۔ مگر لوگ اس کی پرواہ نہیں کرتے اور موقعہ آنے پر جھوٹ بول دیتے ہیں۔ اور اگر ایک جھوٹ بولے تو دوسرا اس کی تائید کرنے لگ جاتا ہے قاضی کے سامنے معاملہ جائے گا تو بیٹا کہے گا کہ میرا باپ تو وہاں تھا ہی نہیں وہ تو فلاں جگہ تھا۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہوتا ہے۔ اسی طرح عورتوں میں جھوٹ کا زیادہ پایا جاتا ہے۔ بلکہ ان میں جھوٹ کی عادت مردوں سے بھی زیادہ ہوتی ہے اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بیعت لیتے وقت عورتوں سے یہ عہد لیا کرتے تھے کہ ہم جھوٹے اتہام نہیں باندھیں گی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب عورتوں میں اتہام لگانے کی عام عادت تھی۔ پھر ان کے جھوٹ بولنے کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ بچوں کو بھی اس کی عادت پڑ جاتی ہے وہ سمجھتے ہیں کہ جب ہماری ماں جھوٹ بولتی ہے تو ہم کیوں نہ بولیں۔ اور پھر وہ ایسے ایسے جھوٹ بولتے ہیں کہ زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۱۷۱)

(منتخبہ)

تصحیح

مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۶۷ء کے الفضل میں محترم چوہدری کرامت اللہ صاحب مرحوم آف کراچی کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے۔ اس میں ان کی اولاد کی تعداد میں سہو ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے چھ فرزند اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

نیز احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کو اپنے والد کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں صحیح معنوں میں خادم دین بنائے اور دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(ملک منیر احمد ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

قاہرہ ۳۰ مئی۔ غزہ کے مشرقی حصہ میں اسرائیل اور متحدہ عرب جمہوریہ کے سرحدی دستوں میں جھڑپ کی اطلاع موصول ہوئی ہے اسرائیل کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ جھڑپ اس وقت ہوئی جب مصری فوجوں نے اسرائیل کے ایک گشتی دستے پر فائرنگ کی۔ اس سے قبل عرب فوج کی طرف سے اسرائیل کی سرحد پر کام کرنے والے قبطی کاشتکاروں پر بھی فائرنگ کی گئی جس سے ایک کھلیان میں آگ لگ گئی۔

اسرائیلی ترجمان نے الزام لگایا ہے کہ متحدہ عرب جمہوریہ کی فوج نے اسرائیلی کاشتکاروں پر مشین گنوں اور ہلکی توپوں سے فائرنگ کی۔ یہ کاشتکار ٹریکٹروں سے ہل چلا رہے تھے۔ فائرنگ سے جو آگ لگی ہے وہ ۱۵ گھنٹے تک بھڑکتی رہی ہے۔ ایجنسی فرانس پریس نے بتایا ہے کہ غزہ سے اقوام متحدہ کی فوجوں کی واپسی کے بعد عرب جمہوریہ اور اسرائیل کی فوجوں کے درمیان فائرنگ کا یہ پہلا واقعہ ہے اس فائرنگ سے کسی کا جانی نقصان نہیں ہوا۔ فائرنگ ۴۵ منٹ تک جاری رہی رائٹر کے مطابق متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر نے آج بھارت کے فوجی دستے کو بھی ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر غزہ سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ بھارتی فوجیوں کی تعداد چھ سو ہے انہیں غزہ سے پورٹ سعید لایا جائے گا۔ جہاں سے وہ واپس بھارت چلے جائیں گے صدر ناصر اس سے قبل کینیڈا کے فوجی دستے کو قابل اعتراض سرگرمیوں کی بنا پر غزہ سے نکل جانے کا حکم دے چکے ہیں۔ کینیڈا کی حکومت اپنی فوج کی واپسی کے لئے طیاروں کا انتظام کر رہی ہے۔

واشنگٹن آج امریکہ کے محکمہ دفاع کے حلقوں نے بتایا کہ روسی بحری بیڑہ بحیرہ روم میں داخل ہو گیا ہے اس بیڑے میں پندرہ سے ۲۰ تک جہاز ہیں۔ اس کے علاوہ تارپیڈو کشتیاں بھی بڑی تعداد میں شامل ہیں۔ روسی بیڑے کے بیشتر جہاز میزائلوں سے مسلح ہیں امریکی سرکاری ذرائع کے مطابق روسی بیڑہ امریکہ کے چھٹے بحری بیڑے کے قریب سے گزرے گا یاد رہے کہ امریکہ کا چھٹا بیڑہ آج کل جنگی مشقوں میں مصروف ہے۔

راولپنڈی ۳۰ مئی۔ وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے کل قومی اسمبلی میں اعلان کیا کہ عرب جمہوریہ کو آبنائے طیران اور خلیج عقبہ کی ناکہ بندی کرنے اور اسرائیلی جہازوں کو روکنے کا پورا حق حاصل ہے۔

تقریب شادی!

ربوہ ـــــ مورخہ ۱۹ مئی ۶۷ء بروز جمعۃ المبارک مکرم شیخ عبدالسمیع صاحب ابن محترم گروپ کیپٹن شیخ عبدالحیٔ صاحب اور صادقہ فرحت صاحبہ بنت مکرم شیخ بشیر احمد صاحب آف مراد کلاتھ ہاؤس لائل پور کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲ اپریل ۱۹۶۷ء کو گیارہ ہزار روپیہ حق مہر پر قصر خلافت میں پڑھا تھا۔

بارات جس میں دیگر احباب کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض افراد بھی شامل تھے ۱۹ مئی کو ۵ بجے شام لائل پور روانہ ہوئی بارات کی روانگی سے قبل محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے۔ (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے دعا کرائی۔ تقریب رخصتانہ کے بعد جس میں محترم قاضی صاحب موصوف نے ہی رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ بارات اسی شب لائل پور سے واپس ربوہ پہنچی۔

گروپ کیپٹن شیخ عبدالحیٔ صاحب نے ۲۰ مئی کو ساڑھے سات بجے شب اپنی کوٹھی واقعہ محلہ دارالصدر غربی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں دیگر احباب اور خواتین کے علاوہ ازراہ شفقت سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد دیگر افراد نے بھی شرکت فرمائی۔ دعوت طعام کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴